السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے اپنی زندگی میں تقریباً دوکنال قطعہ اراضی زبانی طور پر مسجد کےلئے وقف کی لیکن قانونی طور پر وقف نامہ لکھنے سے پہلے وہ فوت ہوگیا۔ اس کے بیٹے نے وہ موقوفہ زمین کسی دوسرے شخص کوفروخت کردی ،اس کی قیمت وصول کرکے خریدار کے نام رجسٹری کرادی ،اب مسجد کی انتظامیہ اورخریدار کا باہمی تنازعہ پیدا ہوا ، مسجد والے کہتے ہیں کہ فروخت کردہ زمین مسجد کےلئے وقف ہے ، جبکہ خریدار کا دعویٰ ہے کہ میں نے اسے رقم صرف کرکے خریدا ہے اورمیرے نام رجسٹری ہے ۔پنچائتی فیصلہ یہ ہواکہ خریدار ، مسجد کوموجودہ زمین سے نومرلے دے گااوروضوخانہ ، باتھ وغیرہ بھی تعمیر کرادے گا ، فریقین اس پر راضی ہوگئے اوراس پر عمل درآمد بھی کرادیاگیا ،اب مسجد کی انتظامیہ کے بعض افراد پھر مطالبہ کررہے ہیں کہ مسجد کودوکنال قطعہ اراضی ملناچاہیے جبکہ خریدار کہتا ہے کہ یہ سراسر زیادتی اورحق تلفی ہے ۔ وضاحت فرمائیں کہ اس تنازعہ میں زیادتی کامرتکب کون اورحق بجانب کون ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

واضح رہے کہ کسی قیمتی چیز کو اللہ تعالی کی ملک میں مقید کردینا اوراس کے منافع کودوسروں پر نیک نیتی کے ساتھ ہمیشہ کےلئے صدقہ کردینے کا صاف اورصریح اظہار وقف کہلاتا ہے ۔ وقف کےلئے شرعی طور پر کسی تحریری دستاویز کی ضرورت نہیں ہے ، کسی جائیداد کے بطوروقف استعمال سے بھی اس کا وقف ہوناثابت کیا جاسکتا ہے ، البتہ ازروئے قانون وقف کا تحریری ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے وقف کے جواز کےلئے حسب ذیل شرائط کا ہونا لازمی ہے :

وقف کنندہ عاقل ، بالغ اور آزاد ہو۔

وقف کے وقت شئے موقوفہ کامالک ہو۔

وقف کردہ چیز ہر قسم کے بارکفالت سے مبرا ہو۔

وقف کردہ چیز کوموقوف علیہ کے حوالے کرنے پر قادر ہو۔

وقف کا اعلان نیک نیتی اور حقیقی ارادے کے ساتھ ہو،اس میں کسی وارث کو نقصان پہنچانا مقصود نہ ہو۔

جب ان شرائط کے مطابق وقف مکمل ہوجائے تووقف شدہ چیز کواپنے ذاتی مقاصد کےلئے نہ توفروخت کیا جاسکتا ہے اورنہ ہی کسی اور کوہبہ یاوراثت میں دیا جاسکتا ہے ، جیساکہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت فرمائی ہے ۔ [صحیح بخاری : ۲۷۳۷]

اس طرح وقف کے بعد اگر کوئی وارث وقف شدہ چیز کواپنے ذاتی مقاصد کےلئے فروخت کرتا ہے تواس فروختگی کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا کیونکہ حدیث کے مطابق ظالمانہ تصرف ہے ،جسے شریعت نے غیر معتبر ٹھہرایا ہے ۔ [صحیح بخاری ، المزارع : ۲۳۳۵]

حدیث میں اس قسم کے تصرف کوعرق ظالم سے تعبیر کیا گیا ہے جس کی وضاحت راوی حدیث حضرت ہشام نے بایں الفاظ کی ہے کہ آدمی کسی دوسرے کی زمین میں ناجائز تصرف کرکے اس کا مالک بن بیٹھے ۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر یوں کی کہ حق کے بغیر کسی قسم کا استفادہ کرنا عرق ظالم ہے ۔ [ابوداؤد، الامارہ : ۳۰۷۸]

صورت مسؤلہ میں ازروئے قانون وقف کی شرائط کا لحاظ نہیں رکھا گیا اورنہ ہی وقف کرتے وقت اپنی اولاد کواعتماد میں لیا گیا ہے ۔ وقف کنندہ کوچاہیے تھاکہ وہ قطعہ اراضی مسجد کی انتظامیہ کے حوالے کردیتا یا پھر اس کے قانونی تقاضے پورے کرکے مسجد کے نام رجسٹری کرادیتا ۔ کم ازکم اپنی اولاد کواس سے آگاہ کرکے انہیں اعتماد میں لے لیتا ،تاہم اس کے بیٹے نے زبانی وقف شدہ قطعہ ارضی دانستہ یاغیر دانستہ طور پر آگے فروخت کردیا اوراس کی رقم وصول کرکے اس قطعہ اراضی کی خریدار کے نام رجسٹری بھی کرادی ہے ۔ اس میں خریدار کا کوئی قصور نہیں ہے لیکن انتظامیہ مسجد کے تنازعہ کے پیش نظر پنچائتی فیصلہ ہواکہ خریدار اس قطعہ اراضی سے نومرلے زمین مسجد کودے گا اوراس پر وضوخانہ اورباتھ وغیرہ تعمیر کرائے گا اورفریقین نے نہ صرف اس فیصلہ کوقبول کیا بلکہ حسب وضاحت بالا اس پر عمل درآمد بھی ہوگیا ، اب انتظامیہ کوچاہیے کہ وہ دوبارہ اس تنازعہ کونہ اٹھائیں ، بلکہ اس فیصلہ کوقبول کرکے باہمی اتفاق ویگانگت کی فضا پیدا کریں ۔ حدیث میں ہے کہ مسلمانوں کواپنی طے شدہ شرائط کی پاسداری کرنی چاہیے ۔ اس بنا پر اہل مسجد اب مسجد کی آبادی کےلئے خلوص کے ساتھ کوشش کریں اوراس قسم کے تنازعات سے باہمی نفرت کی فضا پیدا نہ کریں ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب